سیّد محمّد جعفری

# گوشت کا مرثیہ

(روحِ اقبالؔ سے معذرت کے ساتھ)

گوشت خوری کے لیے ہند میں مشہور ہیں ہم
جب سے ہڑتال ہے قصابوں کی مجبور ہیں ہم
چار ہفتہ ہوئے قلیئے سے بھی مہجور ہیں ہم
"نالہ آتا ہے اگر لب پہ تو معذور ہیں ہم"

"اے خدا شکوۂ ارباب وفا بھی سن لے
خوگرِ "گوشت" سے تھوڑا سا گلہ بھی سن لے"

آگیا عین ضیافت میں اگر ذکر بٹیر
اٹھ گئے سیر سے ہوتے بھی نہیں پائے تھے سیر
گھاس کھا کر کبھی جیتے ہیں نیستاں میں بھی شیر؟
تو ہی بتلا ترے بندوں میں ہے کون ایسا دلیر

تھی جو ہمسائے کی مرغی وہ چرائی ہم نے
نام پر تیرے چھری اس پہ چلائی ہم نے

سرِ محفل مجھے کہتے ہوئے آتا ہے حجاب
قطعِ گردن سے پرے ہوتی ہے تیغِ قصاب
گوشت ملتا نہ تھا آلو کے بنائے ہیں کباب
مرغ و ماہی ہوئے منڈی میں بھی اتنے کمیاب

جلد پہنچا جو وہاں چل دیا مرغا لے کر
"آئے عشاق گئے وعدہ فردا لے کر"

شہر میں گوشت کی خاطر صفت جام پھرے
ہم پھرے جملہ اعزا پھرے خدام پھرے
جس جگہ پہنچے اسی کوچے سے ناکام پھرے
"محفل کون و مکاں میں سحر و شام پھرے"

شب میں چڑیوں کے بسیرے بھی نہ چھوڑے ہم نے
"بحرِ ظلمات میں دوڑا دیئے گھوڑے ہم نے"

ہوگئی قورمے اور قلیے سے خالی دنیا
رہ گئی مرغ پلاؤ کی خیالی دنیا
گوشت رخصت ہوا دالوں نے سنبھالی دنیا
آج کل گھاس کی کرتی ہے جگالی دنیا

"طعنِ اغیار ہے رسوائی ہے ناداری ہے
کیا تری دہلی میں رہنے کا عوض خواری ہے"

## بہادر یار جنگ کا تعارف علّامہ سے

مارچ ۱۹۳۳ء میں علّامہ اقبالؔ نے دہلی کا دورہ کیا خواجہ حسن نظامی نے علّامہ کی بعض مصروفیات کا ہفتہ وار روزنامچہ۔ دہلی مورخہ ۱۶ر مارچ ۳۳ء میں ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ۱۳ر مارچ ۳۳ء کو بارہ بجے نواب بہادر یار جنگ کے ساتھ ڈاکٹر سر محمد اقبال سے ملنے گیا۔ جو ڈاکٹر انصاری صاحب کے مکان پر مقیم تھے۔

نواب بہادر یار جنگ ان کے بہت ہی مداح اور معتقد ہیں میں نے نواب صاحب کا ڈاکٹر سر محمد اقبال سے ان الفاظ میں تعارف کرایا۔

"اگر آپ بادشاہ ہیں تو یہ آپکے سپہ سالار ہیں۔ اور اگر آپ شمع ہیں تو یہ آپ کے پروانے ہیں۔ اور اگر آپ ڈاکٹر ہیں تو یہ آپ کے دلواتے ہیں۔"

رحیم بخش شاہین

"اوراقِ گم گشتہ"
ص ۲۶